السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا، تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق اس کے بعد لڑکی اپنے میکے چلی آئی ایک سال تک خاوند نے رجوع نہیں کیا ، کیا اب لڑکی آگے نکاح کر سکتی ہے ؟ واضح رہے کہ چند ایک معزز گواہان کی موجودگی میں اس نے طلاق دینے کا اقرار کیا ہے کتاب وسنت کی روشنی میں فتویٰ درکار ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور حکومت میں بیک وقت کی تین طلاق ایک رجعی شمار ہوتی تھی ۔ [صحیح مسلم ، کتاب الطلاق : ۳۶۷۳]

اسی طرح حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین دفعہ طلاق دے ڈالی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رجعی طلاق قرار دیتے ہوئے رجوع کرنے کا مشورہ دیا تھا ۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے دوبارہ رجوع کر لیا تھا ۔ [مسند امام احمد ، ص : ۲۶۵ ، ج ۱]

اس انداز سے طلاق دینے کے بعد خاوند کو حق ہے کہ دوران عدت رجوع کرے اگر عدت گزر جائے تو نکاح ختم ہو جاتا ہے ۔ پھر ولی کی اجازت ، عورت کی رضامندی ، حق مہر اور گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح ہو سکتا ہے ۔ اس سلسلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’ جب عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں ۔ ‘‘ [۲/البقرة : ۲۳۲]

صورت مسئولہ میں اگر خاوند نے واقعی اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اور گواہان بھی قابل اعتبار ہیں اور اس نے دوران عدت رجوع بھی نہیں کیا تو عدت کے بعد عورت آزاد ہے ۔ خواہ طلاق دہندہ سے دوبارہ نکاح کرے یا کسی دوسرے خاوند سے شادی کرے ۔ سوال سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی عدت گزر چکی ہے اور خاوند نے دوران عدت رجوع بھی نہیں کیا ۔ ایسے حالات میں عورت پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے ۔ وہ نکاح کرنے میں خود مختار ہے ، بشرطیکہ وہ ولی کی سرپرستی میں رہتے ہوئے اسے سرانجام دے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:358